مولہ چٹوک

بلوچستان کی ایک جنت نظیر وادی

مولہ چٹوک بلوچستان کے ضلع خضدار کی ایک جنت نشاں وادی مولہ میں ایک آبشار کا نام ہے جو دراصل دریائے مولہ ہے اور چٹوک مقامی زبان میں آبشار کو کہتے ہیں، جس مقام پر یہ دریا آبشار کی صورت پہاڑوں سے باہر آتا ہے اسے مولہ چٹوک یا مولہ واٹر فالز کہتے ہیں۔

مولہ چٹوک خضدار شہر سے تقریباً 85 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ مولہ چٹوک پہنچنے کا ایک راستہ قدیم جھل مگسی روڈ ہے جو آر سی ڈی ہائی وے پر خضدار شہر کے بعد تقریباً 20 کلومیٹر بعد دائیں جانب نکلتا ہے، یہ روٹ دوسرے روٹ سے نسبتاً آسان لگتا ہے کیونکہ آدھے سے زیادہ روڈ پکا ہے لیکن اس روٹ پر سفر کرنے والوں کے بیان کے مطابق باقی روڈ زیادہ مشکل، دشوار گزار اور M-8 والے راستے سے 35/40 کلومیٹر لمبا ہے۔ مولہ چٹوک پہنچنے کا دوسرا راستہ خضدار سکھر موٹروے M-8 پر تقریباً دس کلومیٹر کے بعد بائیں جانب ایک پتھریلا راستہ ہے اس راستے کی نشان دہی کرنے کے لیے ایک چھوٹا سا بورڈ لگا ہے جس پر مولہ آبشار لکھا ہے۔ عموماً مولہ چٹوک پہنچنے کے لیے یہی روٹ اختیار کیا جاتا ہے۔ یہ راستہ دراصل دریائے مولہ کے خشک بیڈ سے گزرتا ہے، جو نصف تحصیل خضدار میں اور نصف تحصیل مولہ میں تقسیم ہے۔ یہ پورا راستہ پتھریلا ہے اور جگہ جگہ سے دریائے مولہ کے دھارے اسے کاٹتے ہیں۔ علاقے میں صرف فور بائی فور ٹرانسپورٹ چل سکتی ہے یا پھر گدھے۔

یہ 85 کلومیٹر آف روڈ سفر ایک مسلسل رولر کوسٹر رائیڈ ہے، مولہ چٹوک کا راستہ بہت دشوار گزار سہی لیکن بہت ہی خوب صورت ہے، اور کراچی کی شہری آبادی کے لیے بہت منفرد بھی۔ وسیع لینڈ اسکیپ، منفرد رنگ، روپ کے پہاڑوں کا کوئی جواب نہیں۔ بے ساختہ آپ کے منہ سے نکلتا ہے کہ بیشک میرا رب بہترین تخلیق کار ہے۔ پہاڑوں کے کہیں اندر نا معلوم مقامات سے آتے ہوئے جھرنے، سادہ لیکن صاف ستھرے مٹی سے بنے مکانات جن کے مکینوں کے دل بھی مکانوں کے آنگن کی طرح وسیع ہیں۔ آپ کسی گاوں کے نزدیک رک جائیں، کسی دکان پر یا چائے کے ہوٹل پر رک جائیں، شہری ہونے کے باعث ہر ایک کی کوشش ہوگی کہ آپ کو وی آئی پی سروس دے، اور اگر آپ کے ساتھ خواتین بھی ہوں تو کھلے دل کے ساتھ اپنے گھروں کے دروازے بھی آپ پر کھول دیں گے، یہ سوچے بغیر کہ آپ اجنبی ہیں۔

مولہ چٹوک آبشار پہنچنے کے لیے اس ٹریک پر چل پڑیں اگر کہیں سے ٹریک ایک سے دو رہو رہا ہو تو دائیں یا بائیں جانب کوئی نہ کوئی گاوں ضرور ہوگا جس کی نمائندگی ہریالی خاص کر کھجور کے درخت کر رہے ہوں گے۔ اگر کوئی گاوں آس پاس نہیں تو دونوں ٹریکس میں سے آپ جس ٹریک پر بھی چلیں گے آگے جا کر وہ ٹریک دوبارہ اکلوتے ٹریک سے مل جائے گا۔ ٹریک بالآخر ایک ریسٹ ہاوس تک پہنچتا ہے، جس سے آگے گاڑی بھی جانا مشکل ہے بلکہ ناممکن ہی ہے۔

ریسٹ ہاوس کوئی بھی کرائے پر لے سکتا ہے۔ اس کے لیے خضدار کے ڈی سی سے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ ریسٹ ہاوس میں ٹھیک ٹھاک

کمرے مع ضروری فرنیچر موجود ہیں اور بڑا سا کمپاونڈ ہے جو کیمپ سائیٹ کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ریسٹ ہاوس کے دائیں بائیں دونوں جانب نیچے تھوڑا نیچے اتر کر دریائے مولا کے ٹھنڈے میٹھے پانی کے دھارے بہہ رہے ہیں۔ ریسٹ ہاوس کے بائیں جانب سے راستہ نیچے اتر کر مولہ چٹوک آبشار کی طرف جاتا ہے، جس پر چند گز تک جیپ یا فور وہیل جا سکتی ہے، لیکن بہتر ہے کہ گاڑیوں کو زحمت نہ دی جائے، کیوں کہ ٹریک مشکل سے آدھے گھنٹے کا ہے اور زیادہ چڑھائی بھی نہیں، پورا ٹریک جھرنوں اور دھاروں پر مشتمل ہے۔ آپ کی مرضی چٹانوں پر کودتے پھاندتے آگے بڑھتے جائیں۔ یہی ٹریک آگے جا کر مولہ چٹوک آبشاروں سے مل جاتا ہے۔ مولہ چٹوک آبشار دراصل 2 نسبتاً بڑی اور 3 چھوٹی آبشاروں کا مجموعہ ہے۔ پانی مسلسل اونچائی سے آبشاروں کی صورت نیچے آتا رہتا ہے جس کے باعث ہر آبشار کے سامنے ایک چھوٹا سا تالاب بن گیا ہے جس میں تیراکی اور فشنگ کی جا سکتی ہے۔ سب سے پہلا تالاب انسانی اونچائی کے برابر گہرا ہے، جب کہ آگے کے تالاب زیادہ گہرے نہیں ہیں۔ یعنی جو پہلا پل صراط پار کر گیا اس کے سامنے مزید جنت نشاں ہوں گے۔ شاید کبھی کوئی ہمت والا پہاڑوں کے پار ان آبشاروں کے منبع کو بھی دریافت کر لے گا۔ کیونکہ پہاڑوں کے درمیان سے ہی نہیں بلکہ دوسری جانب پہاڑ کے اوپر سے بھی پانی نیچے گر رہا ہوتا ہے۔

چٹانوں سے مسلسل پانی گزرنے کے باعث ان چٹانوں میں اردن کے پیٹرا کے غاروں کی طرح کے نقش ونگار اور راستے بن گئے ہیں، جو حسین ہونے کے ساتھ ساتھ خطرناک بھی ہیں کہ اگر آپ پانی کے زور سے آگے بہہ نکلیں تو چکنی اور چمکدار چٹانوں میں پیر جمانا یا ہاتھ سے کوئی سہارا لینا ممکن نہیں۔ لہٰذا آبشاروں کے اندر جانے کی ہمت وہی کریں جنہیں تیرنا آتا ہے، ورنہ لینے کے دینے بھی پڑ سکتے ہیں۔

کراچی سے مولہ چٹوک کا پروگرام کم سے کم تین دن پر مشتمل ہونا چاہیے، دو دن آنے اور جانے کے اور ایک پورا دن کیمپنگ، موج مستی اور باربی کیو کے لیے۔ خضدار سے آگے جانے سے پہلے گاڑی کا فیول، پانی، پنکچر وغیرہ کی چیکنگ کر لیں، ایکسٹرا ٹائر ضرور ساتھ رکھیں۔ اور پنکچر کے لیے تیار رہیں، مولہ ٹوور کے لیے بیسٹ موسم بارشوں سے کافی پہلے یا کافی بعد کا ہے، کیونکہ سارا آف روڈ راستہ دریا کا بیڈ ہے جو بارش کے قریبی دنوں میں زیادہ پانی ہونے کی وجہ سے پار کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔